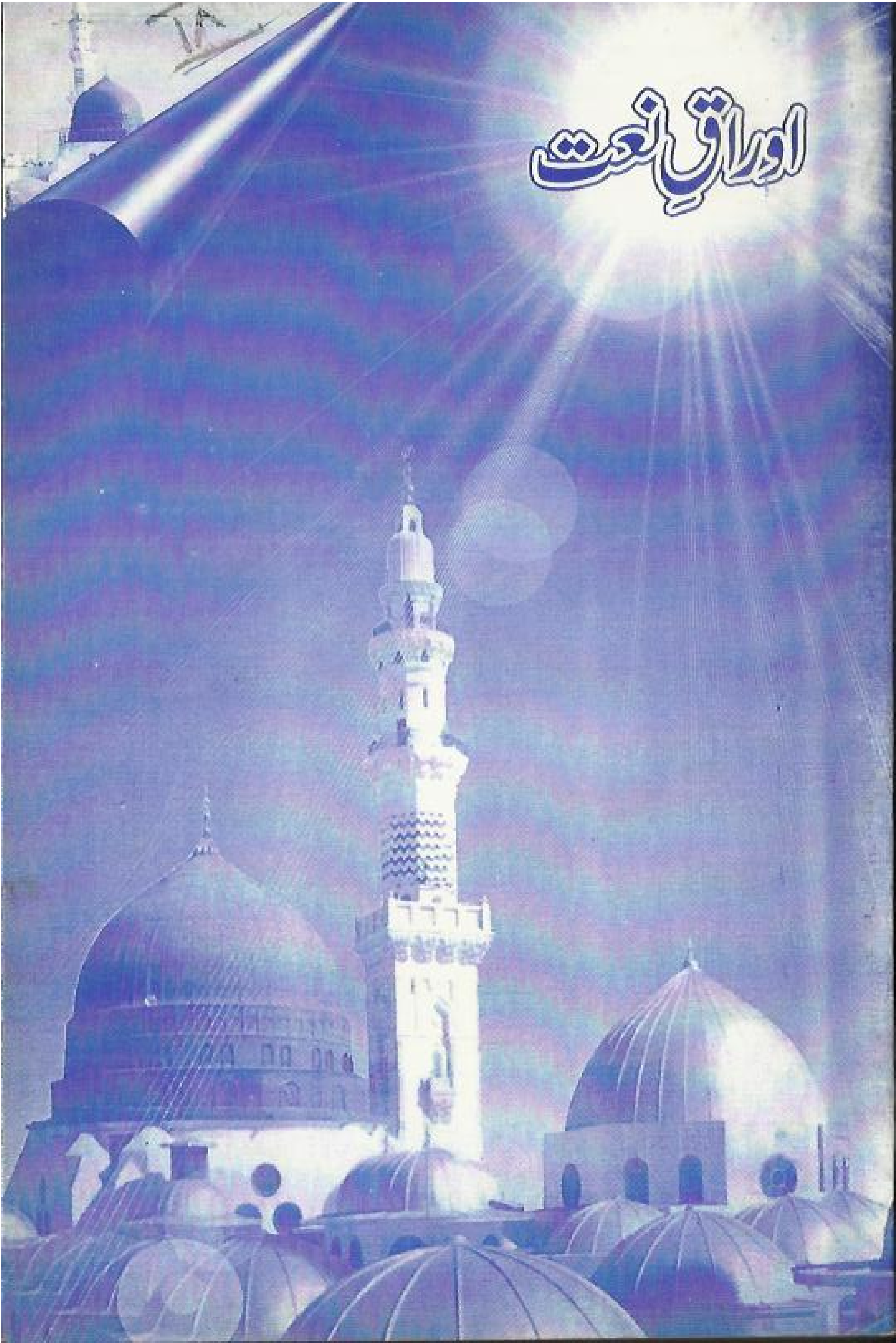

اوراقِ نعت

اوراقِ نعت

(شاعر کا اٹھارواں اُردو مجموعہ نعت)

راجا رشید محمود

مکتبہ ایوانِ نعت رجسٹرڈ

لاہور

اوراقِ نعت

شاعر: راجا رشید محمود

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور
چیئرمین سید ہجویر نعت کونسل
صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ
جنرل سیکرٹری، مجلس سخن رجسٹرڈ
معتمدِ اعلیٰ، انجمن خادمانِ اُردو

پروف خواں : اظہر محمود
ڈیزائننگ : مدنی گرافکس، فون 7230001
طابع : نیو فائن پرنٹنگ پریس، لاہور
اشاعت اول : ۱۱۔اپریل ۲۰۰۲
قیمت : ۱۰۰ روپے

ناشر:
راجا اختر محمود

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)
اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر 5/10۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ لاہور فون:
7463684

اوراقِ نعت

شیرازہ

ورق۱ بنے گی اس حقیقت کا ہمیں اظہار کرتے ہی
ہوئی ہے حق کی رویت آپؐ کا دیدار کرتے ہی

ورق۲ زمانے بھر پہ آخر یہ حقیقت منکشف ہو گی
رسالت کے حوالے سے ہی وحدت منکشف ہو گی

ورق۳ یہ موت حبذا یہ ارتحال کیا کہنے
دیار پاک نبیؐ میں وصال کیا کہنے

ورق۴ خاکِ مدینہ سے جو اٹا ہے شعور شعر
میری عقیدتوں کی جزا ہے شعور شعر

ورق۵ یہ چل کے سر کے بل اس راہ میں جو آتی ہے
تو کلکِ نعت ہمیں عاجزی سکھاتی ہے

ورق۶ کلامِ پاک میں جتنی بھی آیتیں دیکھیں
خدا کی ان میں نبیؐ سے محبتیں دیکھیں

ورق۷ مدحتِ سرکارؐ سے جب ہے شناسائی مری
حشر میں کام آئے گی یہ شعر پیمائی مری

ورق۸ حرف مدحت مرے آقاؐ کو نہ کیوں بھایا ہو
عاجزی اور خجالت کا جو پیرایہ ہو

ورق۹ نعت و درود لب پہ ہم نے سجائے یکساں
سب روگ اس طرح سے اپنے مٹائے یکساں

ورق۱۰ مدینے میں مے الفت سے جو سرشار آئے ہیں
بندھے ہاتھوں، جھکے سر سے سرِ دربار آئے ہیں

ورق۱۱ وہ قلم حاصل ہوا، ایسی زباں حاصل ہوئی
جس سے توفیقِ نشانِ بے نشاں حاصل ہوئی

ورق۱۲ جو دیکھیں گے ہم روز محشر نبیؐ کو
تو پائیں گے الطاف گستر نبیؐ کو

ورق۱۳ نظر تیری مدیحِ مصطفیٰؐ میں ہو جو حاصل پہ
نہ جانے کیسے کیسے راز کھل جائیں ترے دل پہ

ورق۱۴ ملی لطفِ نبیؐ سے مجھ کو جنت ایک ہی پل میں
ہوا جو کچھ، ہوا وہ درحقیقت ایک ہی پل میں

ورق۱۵ چاہیے سرکارؐ اب بھی خیر خواہی ہو بہو
آج بھی ہے حشر جیسی ہی تباہی ہو بہو

ورق۱۶ میں نے طیبہ میں رسا ہو کے جو پائی چھاؤں
نور ہی نور سراسر ہے ضیائی چھاؤں

ورق۱۷ دنیا میں پیمبرؐ کے سوا کوئی دکھا دے
بندے کو جو خلاقِ دو عالم سے ملا دے

ورق۱۸ اک لمحہ مدیحِ نبیؐ تجھ کو کیا ملا
یہ جان لے تقربِ ذاتِ خدا ملا

ورق۱۹ ناعت شبانہ روز جو بندہ دکھائی دے
ہنگامہ ہائے شہر میں تنہا دکھائی دے

ورق۲۰ آیت آیت میں جو سرورؐ کا ہوا ذکرِ جمیل
میرے آقاؐ کا ہے دنیا سے جدا ذکرِ جمیل

ورق۲۱ اشکوں میں لہو دل کا بہا میری طرف سے
تب پیش ہوا حرفِ ثنا میری طرف سے

ورق۲۲ لب دل سے محبت کی جو اک لے سی نکلتی ہے
زباں پر آ کے وہ اشعار نعتوں کے اگلتی ہے

ورق۲۳ درِ سرکارؐ کی دیکھوں تجلی ایک لمحے کو
اگر ہو جائے عزرائیل راضی ایک لمحے کو

ورق۲۴ زباں میری، خدا کی ترجماں ہے ایک مدت سے
مدیحِ مصطفیٰؐ میں شادماں ہے ایک مدت سے

ورق۲۵ خدا نے جب سے کیا آشنا مدینے سے
کرم مدینے سے پایا، عطا مدینے سے

ورق۲۶ مجھے تو پاس بلائے خدا مدینے سے
"مدینے لا کے نہ لائے خدا مدینے سے"

ورق۲۷ نہ ہو جو بعد حسد، بغض اور کینے سے
تو مت لگاؤ کبھی جالیوں کو سینے سے

ورق۲۸ وہ چہرہ نہ کیوں لائق توصیف و ثنا ہو
جو گرد رہِ شہرِ پیمبرؐ سے اٹا ہو

ورق۲۹ تحریر بہ اندازہ تاثیر عطا ہو
سرکارؐ! مہ اُنس کی تنویر عطا ہو

ورق۳۰ بے وقر ہیں ہم، حجت توقیر عطا ہو
محبوب خداؐ! راحت توقیر عطا ہو

ورق۳۱ اے شاہ عربؐ! خلعت توقیر عطا ہو
ہے حسنِ طلب، خلعت توقیر عطا ہو

ورق۳۲ تھامے ہوئے سرکار کا داماں مرے ماں باپ"
محشر میں بھی ہیں خنداں و فرحاں مرے ماں باپ"

ورق۳۳ لمسِ لب جب اس کو سرورؐ کا میسر ہو گیا
محترم تا حشر ہم کو ایک پتھر ہو گیا

ورق۳۴ بے ہنر بے علم مجھ سا نعت گستر ہو گیا
پست قامت ہر طرح سے تھا، قد آور ہو گیا

ورق۳۵ مظہر نورِ ازل، نورِ ازل میں کھو گیا
"عکس خود عکاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

ورق۳۶ ہو پس منظر میں جس کے عرش، جنت پیش منظر میں
اک ایسا شہر بھی دیکھا ہے ہم نے نعت کشور میں

ورق۳۷ کیفیت حقیقت تک آ گئی فسانے سے
کیا پلٹ گئی کایا مصطفیٰؐ کے آنے سے

ورق۳۸ خوش ہو سرکارؐ کے تشریف یہاں لانے سے؟
اپنے ایمان کو جانچو اسی پیمانے سے

ورق۳۹ فرمائے گا خدا بھی تری التجا قبول
ہو جائے گر بہ بارگہِ مصطفیٰؐ قبول

ورق۴۰ پسند کرتا ہے، لگتا ہے، میرا رب مجھ کو
دیا جو ذوق ثنائے شہِ عربؐ مجھ کو

ورق۴۱ جو نام آقا و مولاؐ کا ہو غلام کے ساتھ
ملے گی مغفرت اُس کو اِس التزام کے ساتھ

ورق۴۲ کرتی ہے آج نعت رقم میری چشم نم
رکھتی ہے چاہتوں کا بھرم میری چشم نم

ورق۴۳ جس کو آقاؐ پہ اعتماد رہا
زندگی بھر وہ شخص شاد رہا

ورق۴۴ شدتِ حدت میں آنکھوں کی نمی کام آ گئی
پیشِ سرورؐ حشر میں شرمندگی کام آ گئی

ورق۴۵ لطف جب سرکارؐ کی نظرِ کرم فرما گئی
لے کے مجھ کو ساتھ سوئے طیبہ و بطحا گئی

ورق۴۶ کر لے جو رقم نعتِ نبیؐ دیدہ نم خود
طیبہ سے اُمڈ آئے گا اک ابرِ کرم خود

ورق۴۷ کوئی حضورؐ سا دنیا میں خوش جمال نہیں
وہ بے مثال ہیں، ان کی کوئی مثال نہیں

ورق۴۸ رسولِ پاکؐ کا احقر پہ کم نوال نہیں
اگرچہ میرے لبوں پر کوئی سوال نہیں

ورق۴۹ دستِ مدحت سے چھڑا تارِ ربابِ رحمت
کھل گیا عاصیوں کے واسطے بابِ رحمت

ورق۵۰ مقبولِ پیمبرؐ جو ہوا اشکِ ندامت
امراضِ خطا کی ہے دوا اشکِ ندامت

ورق۵۱ وقفِ نعت اپنے قلم کو دیکھ کر
خوش ہوئے سرکارؐ ہم کو دیکھ کر

ورق۵۲ بس اک نگاہِ کرم تا حیات کافی ہے
حضورؐ کا یہ مجھے التفات کافی ہے

ورق۵۳ دل میں ہے الفتِ سرورؐ کا اُجالا موجود
نورِ خورشید و قمر بر میں ہے گویا موجود

ورقِ نعت

بنے گی راس حقیقت کا ہمیں اظہار کرتے ہی
ہُوئی ہے حق کی رویت آپ ﷺ کا دیدار کرتے ہی

درِ سرور ﷺ پہ جب "جَآءُوْکَ" کے ارشاد پر آئے
پیامِ رستگاری آیا اِستغفار کرتے ہی

ئیں اِکرامِ رسولِ پاک ﷺ کی وادی میں جا پہنچا
بنی دریائے اِخلاص و عقیدت پار کرتے ہی

پڑے گی ربِّ اکرم کی نگاہِ لطف زا ہم پر
غلامانِ حبیبِ کبریا ﷺ سے پیار کرتے ہی

سندیسہ آ گیا رضواں کا، جنّت کے لیے ہم کو
دیارِ سرور و سرکار ﷺ کا دیدار کرتے ہی

سہارا ہم کو جب ہر اک قدم پر اس کا ملتا ہے
بنے گی رحمتِ سرکار ﷺ کا پرچار کرتے ہی

تکبّر سے بچے رہنا، نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا
پکڑ میں آ گیا ابلیس اِستکبار کرتے ہی

کروں گا سامنا سرکار ﷺ کا محشر میں کس منہ سے
خجالت ہو گی دامن گیر آنکھیں چار کرتے ہی

زمانے نے انھیں دیکھا ہے عفو و درگزر کرتے
نبی ﷺ کو پایا ہر اک شخص نے ایثار کرتے ہی

سرِ میزاں بہ اِستعجاب سب لوگوں نے یہ دیکھا
ملا چھٹکارا ہم کو مدحتِ سرکار ﷺ کرتے ہی

ہم ایسے بے بضاعت لوگ جا پہنچے مدینے میں
رہے احباب اپنے آپ کو تیّار کرتے ہی

ہَدَف لطفِ پیمبر ﷺ کا بنا محمودؔ سا عاصی
بہ حُسنِ عاجزی جبلِ اَنَا مسمار کرتے ہی



2

ورقِ نعت

زمانے بھر پہ آخر یہ حقیقت مُنکشِف ہو گی
رسالت کے حوالے سے ہی وحدت منکشف ہو گی

اُسی پر جلوہ ہائے طور کا معنیٰ عیاں ہو گا
کہ جس پر شہرِ طیبہ کی لطافت منکشف ہو گی

جو یُؤذُوْن اور اَغْنٰھُمْ کی گہرائی میں جائے گا
خدا و مصطفیٰ ﷺ کی اُس پہ قربت منکشف ہو گی

جو قرآں کی اک اک آیت میں اس کی جھلکیاں دیکھے
اسی پر نعت گوئی کی حلاوت منکشف ہو گی

سوالوں پر مَیں جب نامِ پیمبر ﷺ لے رہا ہوں گا
فرشتوں پر سرِ محشر محبّت منکشف ہو گی

اگر مغرب کو رُخ ہو گا مرا بابُ العوالی سے
نبی ﷺ کی نعت سے جذبوں کی شدّت منکشف ہو گی

کروگے غور جب کُنْتُ نَبِیًّا والی صورت پر
تو تکوینِ عوالم کی بھی غایت منکشف ہو گی

وصالِ حق کی نیّت سے جو قرآں کی تلاوت ہو
توجا گوٗ ک سے سرور ﷺ کی وساطت منکشف ہو گی

دمِ میثاق اور اقصیٰ میں تو تھی، روزِ محشر بھی
رسولوںؑ پر پیمبر ﷺ کی فضیلت منکشف ہو گی

کبھی تفسیر ہو گی علمِ باطن سے "رَفَعْنَا" کی
تو پھر سرور ﷺ کی عظمت اور رفعت منکشف ہو گی

مری فطرت میں ہے الفت حبیبِ ربِّ اکرم ﷺ کی
جو اہلِ عشق ہیں، ان پر یہ فطرت منکشف ہو گی

تعجّب میرے شغلِ نعت پر محمودؔ کرتے ہیں
تو آیندہ کسی وقت اِس کی حکمت منکشف ہو گی



ورقِ نعت

یہ موت حَبَّذَا، یہ ارتحال، کیا کہنے!
دیارِ پاکِ نبی ﷺ میں وصال، کیا کہنے

ہے ہر جہت سے نبی ﷺ کی نظیر ناممکن
وہ ہر حوالے سے ہیں بے مثال، کیا کہنے

بغور دیکھ، ہمہ وقت نعت پیرا ہیں
یہ شرق و غرب، جنوب و شمال، کیا کہنے

دَنَا کے قصر میں قَوْسَیْن کی ہوئی قربت
خدا کا بندے سے یہ اِتّصال، کیا کہنے

مدینے آیا ہوں تو گویا ہو گیا ہُوں میں
رسا بہ بارگہِ ذوالجلال، کیا کہنے

زمانہ حشر تک کھائے گا خوانِ نعمت سے
رسولِ پاک ﷺ کا جُود و نوال کیا کہنے

نبی ﷺ کے نامِ مبارک سے سارے رنج مٹے
ہر ایک زخم کا اک اِندمال کیا کہنے

رہی نہ نعت سے دوری، نہ ہو گی آیندہ
ہمارا فردا و ماضی و حال کیا کہنے

نبی ﷺ کا شہرِ حسیں تک بھی یُوسفستاں ہے
تو پھر خود آپ کا حسن و جمال کیا کہنے

نبی ﷺ کی نسبتیں ساری ہیں لائقِ عزّت
مرے حضور ﷺ کے اصحابؓ و آلؓ کیا کہنے

مَیں چند دن میں بھی پھُولا نہیں سماتا ہوں
گزارتے ہیں جو طیبہ میں سال، کیا کہنے

نبی ﷺ کے دین پہ محمودؔ موت تک چلنا
یہی ہے راہ، رہِ اعتدال! کیا کہنے



ورقِ نعت

خاکِ مدینہ سے جو اُٹا ہے شعورِ شعر
میری عقیدتوں کی جزا ہے شعورِ شعر

مختص رکیا ہے نعت ہی کے واسطے اِسے
جب سے مجھے خدا نے دیا ہے شعورِ شعر

سب کے لیے یہ فیض رساں ہے نتیجتاً
دریوزہ گر نبی ﷺ کا سدا ہے شعورِ شعر

جو بے ثباتِ حُسن کی مدحت میں ہیں مگن
اُن شاعروں سے میرا جدا ہے شعورِ شعر

یہ ہے ثنائے شاہِ ہدیٰ ﷺ میں لگا ہوا
یوں رہ نوَردِ راہِ ہدیٰ ہے شعورِ شعر

کیسے یہ بارگاہِ نبی ﷺ تک رسا نہ ہو
میرے ضمیر کی جو صدا ہے شعورِ شعر

اس سے خدا کی حمد یا نعتِ رسول ﷺ ہو
بس ایسی شکل ہی میں روا ہے شعورِ شعر

سب حاجتیں اسی کے سبب پوری ہو گئیں
گویا کہ ایک دستِ دُعا ہے شعورِ شعر

واقف ہے یہ حُنین و اُحد اور بدر سے
اور روشناسِ ثور و حرا ہے شعورِ شعر

اِس کی طرف نہ کیسے جھکیں گے سرانِ دہر
طَیبہ کی سمت کو جو جھکا ہے شعورِ شعر

اس کے بغیر جذبوں کو ملتی نہ تھی زباں
یوں اپنا اعتبارِ وفا ہے شعورِ شعر

دیکھو تو صرف ہے دلِ محمودؔ کی صدا
سوچو تو ایک شہرِ نوا ہے شعورِ شعر



ورقِ نعت

یہ چل کے سر کے بل اِس راہ میں جو آتی ہے
تو کلکِ نعت ہمیں عاجزی سکھاتی ہے

جو میری روح ہے سرشارِ الفتِ سرور ﷺ
زباں بھی مدحِ رسولِ خدا ﷺ سناتی ہے

کبھی نہ چھوڑتے ہم کو علائقِ دنیا
ہماری جانِ مدیحِ نبی ﷺ چھُڑاتی ہے

مری تمنّا ہے، اُس رہگزر پہ چلتا رہوں
درِ حبیبِ خدا ﷺ کی طرف جو جاتی ہے

کبھی تو آئیں گے سرکار ﷺ حُجلۂ جاں میں
اُمید روز مرا طاقِ دل سجاتی ہے

رُلا رہی ہو اگر میری معصیت مجھ کو
نوید "طائحُو رلیٰ" کی مجھے ہنساتی ہے

عمل تو اپنا جہنّم کے باسیوں کا رہا
شفاعت ان ﷺ کی مرا حوصلہ بڑھاتی ہے

اُسی پہ چلنے میں فوز و فلاح ہے ممکن
اطاعت آپ ﷺ کی جو راستا دکھاتی ہے

مَیں اپنی طبع کی موزونیت کا شاکر ہوں
نیا جو نعت کا مضموں مجھے سُجھاتی ہے

وہی تو ہستی قیامت میں معتبر ہو گی
نبی ﷺ کے نام کو سن کر جو سر جھکاتی ہے

خدا حضور ﷺ کی اُمّت پہ اپنا فضل کرے
یہی دعا ہے جو ہر وقت لب پہ آتی ہے

فضائے طَیبہ یہ محمودؔ لائی ہے پیغام
بقیعِ پاک کی مٹّی تجھے بُلاتی ہے



ورقِ نعت

کلامِ پاک میں جتنی بھی آیتیں دیکھیں
خدا کی اُن میں نبی ﷺ سے محبتیں دیکھیں

جو صاحبانِ بصیرت ہوئے ہیں، ان سب نے
ہر ایک قولِ پیمبر ﷺ میں حکمتیں دیکھیں

نبی ﷺ کی ثور و حرا میں جو خلوتیں پائیں
حُنَین اور اُحُد میں شجاعتیں دیکھیں

یہ خُلقِ سرورِ کونین ﷺ کا کرشمہ تھا
ہر ایک دل پہ انھی کی حکومتیں دیکھیں

مرے دماغ نے سوچی ہیں مدحتیں ان کی
تو میرے قلب نے ان کی عنایتیں دیکھیں

علاقہ ہو گیا اپنا شکوہ و عظمت سے
جو خاکِ پاک مدینہ کی شوکتیں دیکھیں

١٠ نبی ﷺ کے گھر کے قریں ایک باغِ جنت کیا
قدم قدم پہ وہاں ہم نے جنتیں دیکھیں

ضمیرِ وقت نے، چشمِ فلک نے، اور میں نے
فضائے شہرِ نبی ﷺ کی لطافتیں دیکھیں

١١ وہیں پہ اُمّتِ عاصی کی بخششیں مانگیں
نبی ﷺ نے اپنی جو خالق سے قربتیں دیکھیں

ملی ہیں خنکیاں مدحِ رسول ﷺ کی ہم کو
ہیں اور لوگ، جنھوں نے تمازتیں دیکھیں

سحابِ وصل کو لاہور کی طرف بھیجا
مرے حضور ﷺ نے میری جو رقّتیں دیکھیں

مجھے بچایا حساب و کتاب سے محمودؔ
جونہی حضور ﷺ نے میری خجالتیں دیکھیں



ورقِ نعت

مدحتِ سرکار ﷺ سے جب ہے شناسائی مری
حشر میں کامِ آئے گی یہ شعر پیمائی مری

میری عزت ہے یہاں بھی میرے آقا ﷺ کے طفیل
ہو نہیں سکتی قیامت میں بھی رسوائی مری

شعر کی محفل ہو یا خطبات کا ہو سلسلہ
نعت و سیرت کے لیے ہے بزم آرائی مری

مدحتِ آقا ﷺ میں کرتا ہوں میں جب فکرِ سُخن
جلوتیں آباد کر دیتی ہے تنہائی مری

میرے آقا ﷺ کی نگاہوں میں پذیرا ہو گئی
عجز اور بے مائگی میں ناصیہ سائی مری

میری تو دَدھیال بھی، ننھیال بھی مدّاح تھی
الفتِ سرور ﷺ خصوصیت ہے آبائی مری

یہ جسارت ہے، ولیکن ناپسندیدہ نہیں
مدحتِ محبوبِ حق ﷺ میں عرش پیمائی مری

عرض کا دورانیہ جب ہو گیا اُنچاس سال
ہو گئی آخر مدینے میں پذیرائی مری

میرے دل میں الفتِ آقا ﷺ کا جذبہ دیکھ کر
خود نظر آتی رہی جنت تمنائی مری

مفتخر ہونا کہ ہُوں مَیں اُمتِ سرکار ﷺ میں
ہے نگاہِ خالق و مالک میں دانائی مری

رکھ محبت آپ ﷺ سے، اور کر اطاعت آپ کی
بات گوشِ ہوش سے سُن لے، مرے بھائی مری

پوچھتے کیا ہو کہ کیوں محمودؔ پڑھتا ہوں درود
اُس نظر میں آؤں، یہ ہے علّتِ غائی مری



ورقِ نعت

حرفِ مدحت مرے آقا ﷺ کو نہ کیوں بھایا ہو
عاجزی اور خجالت کا جو پیرایہ ہو

خالی لَوٹا ہی نہیں کوئی نبی ﷺ کے در سے
شرط اتنی ہے، عقیدت سے یہاں آیا ہو

دوستو! مجھ سے قسم جیسی بھی چاہو، لے لو
درِ سرور ﷺ کے سوا ہاتھ جو پھیلایا ہو

جَیبِ افکار میں ہے جیسے زرِ نعت یہاں
کاش حاصل سرِ محشر بھی یہ سرمایہ ہو

اتنی قرآں میں ہے فردوسِ بریں کی تعریف
جیسے وہ قُبّۂ خضرا کا خنک سایہ ہو

گویا اُس شخص نے پائی ہے عنایت رب کی
جس نے الطافِ پیمبر ﷺ کا مزا پایا ہو

سربلند ایک وہی تو ہے کہ جس کے سر پر
سایۂ لطف و عنایاتِ نبی ﷺ چھایا ہو

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو کوشاں نہ ہُوا
میرا دشمن ہے، اگرچہ مِرا ماں جایا ہو

اُس کو سرور ﷺ نہ بھُلائیں گے کبھی محشر تک
گیت جس شخص نے الفت کا کبھی گایا ہو

تو جبھی رنج و غم و درد کا معنیٰ سمجھے
زخم مہجوریٔ طیبہ کا اگر کھایا ہو

یوں پہنچتا ہوں درِ پاکِ نبی ﷺ پر ہر سال
جیسے خود کوئی فرشتہ مجھے لے آیا ہو

مُفتخر نعت پہ البتّہ رہا ہے محمودؔ
اور کسی کام پہ شاید ہی یہ اِترایا ہو



ورقِ نعت

نعت و درود لب پر، ہم نے سجائے یکساں
سب روگ اِس طرح سے اپنے مٹائے یکساں

مدحِ رسول ﷺ ہم کو اُس مدرسے میں لائی
اسباقِ عشق و الفت جس نے پڑھائے یکساں

جو ذکرِ حق کرے گا، وہ کامیاب ہو گا
ذکرِ نبی ﷺ اگر وہ دل میں بسائے یکساں

آقا ﷺ نے بھی رکھا ہے اک جیسا دستِ شفقت
نغماتِ نعتِ سرور ﷺ ہم نے بھی گائے یکساں

دیکھا خدا کا گھر بھی، اور مصطفیٰ ﷺ کا در بھی
بطحا جو ہم گئے ہیں، طیبہ بھی آئے یکساں

ثور و حُنین و صُفّہ، پہ قلبِ عاشقاں میں
آقا ﷺ نے ہر جگہ پر جلوے دکھائے یکساں

محروم اس سے کوئی مخلوق بھی نہ پائی
اَلطاف ان کے، سب نے دنیا میں پائے یکساں

حسنِ عمل کے پھل سے جو کھیتیاں تھیں خالی
لطفِ نبی ﷺ کے بادل ان پر بھی چھائے یکساں

دیکھا ہے کوئی ایسا صابر بھی اور نڈر بھی؟
طائف میں اور اُحُد میں جو زخم کھائے یکساں

الطاف و التفات و اکرام میں سبھی ہیں
سرکار ﷺ کی نظر میں اپنے پرائے یکساں

تم ایک اک صحابیؓ کے ہر عمل کو دیکھو
آنکھوں میں، دل میں، جاں میں آقا ﷺ سمائے یکساں

اک بار سال بھر میں محمودؔ پر کرم ہو
حرمین دونوں خالق مجھ کو دکھائے یکساں



ورقِ نعت

مدینے میں مئے الفت سے جو سرشار آئے ہیں
بندھے ہاتھوں، جھکے سر سے، سرِ دربار آئے ہیں

چلن تبدیل فرمایا ہے آقا ﷺ نے زمانے کا
تمدُّن کو بدلنے کے لیے سرکار ﷺ آئے ہیں

درِ سرکار ﷺ پر آئے ہیں ہم سے پُر معاصی بھی
اگر اَبرار آئے ہیں، اگر اَخیار آئے ہیں

نظر آنے لگے ہیں مجھ کو بھی اَسرار عالم کے
نگاہوں میں مدینے کے جونہی اَنوار آئے ہیں

اگر ہم کو نہ کرنی تھی مدیحِ سرورِ عالم ﷺ
تو کیا ہم اس جہاں میں دوستو بیکار آئے ہیں؟

نبی ﷺ نظرِ کرم فرمائیں گے تو بوجھ اتریں گے
لیے پیٹھوں پہ اپنی، نکبت و اِدبار آئے ہیں

شفا یابی مقدر ہو گئی ان کا مدینے میں
جو روحانی و جسمانی یہاں بیمار آئے ہیں

مہینا یہ مجھے بھاتا ہے دیگر سب مہینوں میں
ربیعُ الاوّلیں میں جب مرے سرکار ﷺ آئے ہیں

سرِ میدانِ محشر جیت ان کے پاؤں چومے گی
جو طیبہ کے گلی کوچوں میں جی کو ہار آئے ہیں

ہمیں لگتا ہے گویا بادشاہوں میں ہے نام اپنا
جونہی دولت سرا پر ان ﷺ کی، ہم نادار آئے ہیں

یہ پہلی بار ہے، شہرِ نبی ﷺ میں میرے خامے پر
مدیحِ سرورِ کونین ﷺ کے اشعار آئے ہیں

نبی ﷺ کے شہر کی محمود حرمت ہے کہ اس جا پر
سرِ عجز و ندامت خم کیے ابرار آئے ہیں



ورقِ نعت

وہ قلم حاصل ہوا، ایسی زباں حاصل ہوئی
جس سے توفیقِ نشانِ بے نشاں حاصل ہوئی

آشنائے نعت مجھ کو کبریا نے کر دیا
یوں شناسائیِ الفاظ و بیاں حاصل ہوئی

سرور و سرکار ﷺ کی مدحت سے ناتا جُڑ گیا
خاک کو یوں رفعتِ ہفت آسماں حاصل ہوئی

وہ نگاہِ خالقِ ہر دو جہاں میں آ گیا
جس کو بھی محبوبِ خالق ﷺ کی اماں حاصل ہوئی

دو جہاں کی نعمتوں کا ماحصل گویا ملا
جب بھی بختوں کو خاکِ آستاں حاصل ہوئی

میں نے دیکھا، جا رہا تھا سُوئے طیبہ کارواں
اے تعالیٰ اللہ! گردِ کارواں حاصل ہوئی

حفظِ ناموسِ حبیبِ کبریا ﷺ کا فیض ہے
جانثاروں کو حیاتِ جاوداں حاصل ہوئی

سارے میزاں کے فرشتے دیکھتے ہی رہ گئے
اور شفاعت سب گنہگاروں کو ہاں حاصل ہوئی

مومنوں کو اُسوۂ سرکار ﷺ کے فیضان سے
ظلم سے لڑنے کی بھی تاب و تواں حاصل ہوئی

عاشقِ محبوبِ رب ﷺ حضرت اویسِ پاکؓ تھے
یہ سَنَد ان کو بھی بعدِ امتحاں حاصل ہوئی

حشر میں بھی رُستگاری ان کے دم سے پائیں گے
ہر مسرت جن کے صدقے میں یہاں حاصل ہوئی

حبّذا محمودؔ سرکارِ دو عالم ﷺ کا کرم
ترجمانِ قلب و روح و جاں زباں حاصل ہوئی



ورقِ نعت

جو دیکھیں گے ہم روزِ محشر نبی ﷺ کو
تو پائیں گے الطاف گُستر نبی ﷺ کو

اگر دیکھنا ہو کرم کبریا کا
تو دیکھو مِرے بندہ پرور نبی ﷺ کو

ستاروں کی مانند ہیں سب صحابہؓ
جو دیکھا کیے نور پیکر نبی ﷺ کو

تمھیں ہر قدم پر ملے کامرانی
کرو زندگی میں جو رہبر نبی ﷺ کو

کبھی تم جو کر بیٹھو ظلم اپنی جاں پر
کرو عرض طیبہ میں آ کر نبی ﷺ کو

صحابہؓ بھی، کُفّار بھی دیکھتے ہیں
پکاریں جو مُٹھی میں کنکر نبی ﷺ کو

ہمیں کیا ہو احساس جذبوں کا اس کے
کوئی پائے جب دل کے اندر نبی ﷺ کو

ہو مصروفیت میری اُن کی ثنا میں
نظر آؤں ایسے میں اکثر نبی ﷺ کو

درود ان پہ تم آج پڑھتے رہو گے
تو پاؤ گے محشر میں یاور نبی ﷺ کو

جو میثاق رب سے کیا تھا تو کیسے
نہ تسلیم کرتے پیمبرؑ نبی ﷺ کو

مجھے دے سزا رب تو دے، کاش لیکن
دکھائے نہ عصیاں کے دفتر نبی ﷺ کو

میں محمودؔ جب بابِ جبریلؑ پر تھا
نظر آ رہا تھا جھکا سر نبی ﷺ کو



ورقِ نعت

نظر تیری مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں ہو جو حاصل پر
نہ جانے کیسے کیسے راز کُھل جائیں ترے دل پر

نبی ﷺ جو دین لائے ہیں، وہی دنیا میں اکمل ہے
یہ ہے اظہر منَ الشمس آج ہر اک مردِ عاقل پر

دلِ دریوزہ گر، ان کے درِ دولت پہ حاضر ہو
نگاہِ لطف و جُود و بذل فرماتے ہیں سائل پر

درودِ پاکِ آقائے جہاں ﷺ سنت خدا کی ہے
حقائق منکشف کیسے نہ ہوں گے اس کے عامل پر

مدینے کی طلب میں ہے رسائی خلد کی مضمر
جو اِس رستے کا راہی ہے، وہ جا پہنچے گا منزل پر

نہ کر پائے کبھی وہ زندگی بھر قصد طیبہ کا
اگر جائے کوئی دنیا زدہ اپنے مسائل پر

تولّائی مرے آقا ﷺ کے، سب ان کی نظر میں ہیں
کرم سرکار ﷺ فرماتے ہیں ہر اک قلبِ مائل پر

دیارِ آقا و مولا ﷺ میں جانے کے لیے میں نے
بھروسا کب کیا ہے دوستو، مالی وسائل پر

کہ یہ گاتے پھریں مدحِ رسولِ پاک ﷺ کے نغمے
ہوئے ہیں چہچہے نازل اسی خاطر عنادِل پر

مُسن ہو کر بھی ہوں مَیں چاق و چوبند اس لڑائی میں
اگر دشمن خدا و مصطفیٰ ﷺ کا ہے مقابل پر

یہ فضلِ کبریا کی ایک صورت ہے کہ احقر کو
پیمبر ﷺ کی محبت نے رکھا بُطلانِ باطل پر

"اَغِثْنِی یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ" جب دل سے کہا اس نے
تو قابو پا لیا محمودؔ نے ہر ایک مشکل پر



ورقِ نعت

ملی لطفِ نبی ﷺ سے مجھ کو جنت ایک ہی پل میں
ہُوا جو کچھ، ہُوا وہ درحقیقت ایک ہی پل میں

مصائب ہیں تو ہوں تحریر میری لوحِ قسمت پر
بدل دیں گے مقدر میرا حضرت ﷺ ایک ہی پل میں

پیمبر ﷺ باوضو آنکھوں کے آنسو پونچھ دیتے ہیں
مددگار اِس طرح ہوتی ہے رِقّت ایک ہی پل میں

نبی ﷺ کے نام کا نعرہ سنا، تو اس کو سنتے ہی
اڑی طاغوت کے چہرے کی رنگت ایک ہی پل میں

گرفتارِ مصائب دیکھتے ہی، نام لیوا پر
کرم فرما ہوئے آقا ﷺ بعجلت، ایک ہی پل میں

نگاہِ لطفِ سرور ﷺ سے نہ جب تک معجزہ دیکھے
بدلتی ہے کہیں انساں کی فطرت ایک ہی پل میں

سرِ محشر زباں عاصی کی، یوں تو کُھل نہیں سکتی
نبی ﷺ آئے تو ہو گی دور لکنت ایک ہی پل میں

پکارے گا مدد کے واسطے جس وقت تُو ان کو
تو سر سے ساری ٹل جائے گی آفت ایک ہی پل میں

جو مَیں گرنے لگوں گا لڑکھڑا کر پُل سے دوزخ میں
مدد فرمائے گی آقا ﷺ کی نصرت ایک ہی پل میں

سوا نیزے پہ سورج ہو گا لیکن نامِ سرور ﷺ سے
بدل جائے گی ٹھنڈک میں وہ حدّت ایک ہی پل میں

جونہی لب پر "اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ" آئے گا
نہ کیوں چھوڑے گی پنڈ اپنا مصیبت ایک ہی پل میں

نظر میری پڑی محمودؔ جب اس سبز گنبد پر
سمجھ میں آ گئی طیبہ کی حرمت ایک ہی پل میں



ورقِ نعت

چاہیے سرکار ﷺ اب بھی خیر خواہی ہُو بہُو
آج بھی ہے حشر جیسی ہی تباہی ہو بہو

راز "مَا یَنْطِقُ" سے کھولا ہے کلامُ اللہ نے
بات بات آقا ﷺ کی ہے نُطقِ الٰہی ہو بہو

یا خدا ﷻ یا پیمبر ﷺ سے مدد چاہا کرو
آسرا ان کا ہے رب کا آسرا ہی ہو بہو

جیسے ہیں طیبہ میں آقا ﷺ، ہر جگہ دنیا میں بھی
ویسی ہی سرکار ﷺ کی ہے جلوہ گاہی ہو بہو

آج بھی سرکار ﷺ رحمت ہیں جہانوں کے لیے
ہو گی روزِ حشر بھی رحمت پناہی ہو بہو

دعوئ الفت جو ہے سرور ﷺ سے، وہ باطل ہُوا
گر رہی اپنے گناہوں کی سیاہی ہو بہو

سامنے تھے تو بھی کرتے تھے مدد ہر ایک کی
پردہ فرمایا ہے، پر ہے داد خواہی ہو بہو

بیتِ مُقدِس کی طرح، میثاق کے دن کی طرح
حشر میں ہے انبیاؑ کی سربراہی ہو بہو

جیسے ہیں انسان مشغولِ مدیحِ مصطفیٰ ﷺ
ہیں ملک، شجر و حجر اور مُرغ و ماہی ہو بہو

عابدوں کے ساتھ، عصیاں کار لوگوں کے لیے
آقا و مولا ﷺ کی ہے غفراں پناہی ہو بہو

ادّعائے الفتِ سرکار ﷺ رکھّو اس طرح
نُطق کے ہمراہ دل کی ہو گواہی ہو بہو

نام تو محمودؔ لیتا ہے مدینے کا فَقَط
ہے مگر اُمُّ القُریٰ کا بھی یہ راہی ہو بہو



ورقِ نعت

میں نے طیبہ میں رسا ہو کے جو پائی چھاؤں
نور ہی نور سراسر ہے ضیائی چھاؤں

مستقل سایہ تو الطافِ پیمبر ﷺ کا ہے
اور ہر چھاؤں ہے دنیا کی، ہوائی چھاؤں

میری تخیّل میں شادابیاں در آئی ہیں
گنبدِ سبز کی جس وقت سے چھائی چھاؤں

ہم چلے جب بھی درِ سرورِ عالم ﷺ کی طرف
دور سے ہم کو فرشتوں نے دکھائی چھاؤں

دھوپ عصیاں کی مرے پاس پھٹکتی کیسے
روح و جاں میں مرے سرور ﷺ نے بسائی چھاؤں

سایۂ گنبدِ سرکار ﷺ کی کیا پوچھتے ہو
جانفزا، روح فزا ہے، مرے بھائی، چھاؤں

عافیت اور طمانینت و رحمت پائی
میں نے مدّاحیٔ سرور ﷺ کی جو پائی چھاؤں

میرے احباب نے کیں شہرِ نبی ﷺ کی باتیں
حدّتِ دہر میں کیا یاد دلائی چھاؤں

سایۂ رحمتِ سرور ﷺ سرِ محشر مل جائے
ہے تمازت کے مَرض کی جو دوائی چھاؤں

کیا خنک تابیاں در آئی ہیں اپنی جاں میں
دل میں جب روضۂ آقا ﷺ کی سمائی چھاؤں

شہر آقا ﷺ کی ہر اک چیز بھلی لگتی ہے
دھوپ طیبہ کی جو پائی تو بھُلائی چھاؤں

فرقِ محمودؔ کو محصور کیے رکھتی ہے
قبّۂ پاکِ پیمبر ﷺ کی خدائی چھاؤں



ورقِ نعت

دنیا میں پیمبر ﷺ کے سوا کوئی دکھا دے
بندے کو جو خلّاقِ دو عالم سے ملا دے

مائل کوئی ہوتا ہے جبھی مدحِ نبی ﷺ پر
توفیق کسی شخص کو جب اُس کا خدا دے

سرکش سبھی ہو جائیں نگوں سر ترے آگے
تو نام نبی ﷺ سن کے جو سر اپنا جھکا دے

"اَلطَّالِحُ لِیْ" جب مرے سرکار ﷺ کہیں گے
پھر کون فرشتہ ہے جو عاصی کو سزا دے

جب نامِ نبی ﷺ لب پہ ترے آ ہی گیا ہے
ہر درد و غم و رنج کو تو دل سے بھلا دے

آقا ﷺ تو ہیں آقا، نہیں کم ان کی ثنا بھی
لوگوں کو بُصیریؒ کا قصیدہ بھی شفا دے

وہ حرمتِ طیبہ کی حقیقت کو سمجھ لے
اللہ کسی شخص کو جو ذہنِ رسا دے

سرکارِ دو عالم ﷺ کے سوا، رب کے علاوہ
کوئی نہیں ایسا جو طلب سے بھی سوا دے

کرتا رہے باتیں جو کوئی شہرِ نبی ﷺ کی
اس شخص کو دنیا ہی میں رب کیوں نہ جزا دے

فرماتے ہیں سرکار ﷺ سماعت بھی، مدد بھی
کوئی جو اُنھیں اپنے تہِ دل سے صدا دے

جب حشر کے عالم میں مری جاں پہ بنی ہو
خالق مجھے مدّاحیٔ سرور ﷺ کا صلہ دے

پھر دیکھ، عطا کرتے ہیں کیا کچھ ترے آقا ﷺ
محمودؔ ترا کام ہے یہ، ہاتھ بڑھا دے



ورقِ نعت

اک لمحۂ مدیحِ نبی ﷺ تجھ کو کیا ملا
یہ جان لے، تقرّبِ ذاتِ خدا ملا

آقا حضور ﷺ آپ سے کیا ہے چُھپا ہُوا
نکلا وہ راہزن، ہمیں جو رہنما ملا

جو لامکان و عرشِ بریں کا نہیں مکیں
شہرِ رسولِ پاک ﷺ سے اس کا پتا ملا

کہتا ہوں سچ تو کرتا نہیں ہوں مُداہنت
یہ حوصلہ نبی ﷺ کے تصدُّق سدا ملا

دنیا میں تو وفا کی فقط ہیں کہانیاں
طَیبہ میں جو بھی فرد ملا، باوفا ملا

پڑھوائی رب نے نعت پیمبر ﷺ کے سامنے
مشقِ سُخُن کا حشر کے دن، یہ صلہ ملا

فطرت مگن ہے مدحِ رسولِ کریم ﷺ میں
آواز اس میں اپنی تو صبح و مسا ملا!

ہر سال جا رہا ہوں نبی ﷺ کے دیار تک
یوں فضلِ رب سے مجھ کو مرا مدّعا ملا

میری حیات، طیبہ میں جا کر سنور گئی
الجھی ہوئی جو ڈور تھی، اس کا سرا ملا

تم اس سے پوچھنا شبِ اسرا کی کیفیت
جب عظمتِ نبی ﷺ کا کوئی آشنا ملا

ہے نور طاقِ قلب میں، جاں کے اُطاق میں
ایسا مدیحِ پاکِ نبی ﷺ کا دِیا ملا

تم چھیڑنا تو اک ذرا طیبہ نگر کی بات
محمودؔ سا جو تم کو کوئی سرپھرا ملا



ورقِ نعت

ناعت شبانہ روز جو بندہ دکھائی دے
ہنگامہ ہائے شہر میں تنہا دکھائی دے

گہرا ہے داغِ دُوریِ طیبہ کا قلب پر
یوں دیکھنے کو تو یہ ذرا سا دکھائی دے

باتیں جو میرے ساتھ کرے شہرِ نور کی
سب سے زیادہ وہ مجھے اچھا دکھائی دے

کرتا ہوں مَیں تو رقص، پیمبر ﷺ کے نام پر
ظاہر کی آنکھ سے جو تماشا دکھائی دے

مدحِ نبی ﷺ میں ایک یہ کرتا ہوں التجا
جو حال ہے، آئینۂ فردا دکھائی دے

لوگوں میں بھیک عمر بھر وہ بانٹتا پھرے
اُس در کا ایک بار جو منگتا دکھائی دے

ہے قامتِ رسولِ مکرّم ﷺ کا معجزہ
کوئی نہیں جسے کبھی سایہ دکھائی دے

دیکھو جو دل کی آنکھ سے طیبہ کی سرزمیں
کنکر بھی ہو تو لُولُوئے لالا دکھائی دے

جانا پڑے گا در پہ نبیؐ کریم ﷺ کے
جب مغفرت کا کوئی نہ رستا دکھائی دے

ہر بار میرے لب پہ رہی ہے یہی دُعا
یا رب! مدینہ مجھ کو دوبارہ دکھائی دے

جب چند ماہ طَیبۂ اقدس نہ جا سکوں
ہر منظرِ حیات ادھورا دکھائی دے

"محمودؔ ہے غلامِ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ"
قسمت کی لوح پہ یہی لکّھا دکھائی دے



ورقِ نعت

آیت آیت میں جو سرور ﷺ کا ہُوا ذکرِ جمیل
میرے آقا ﷺ کا ہے دنیا سے جدا ذکرِ جمیل

ہم حصارِ رحمتِ ربِّ جہاں میں آ گئے
جب صباح وشب ہے لب پر آپ ﷺ کا ذکرِ جمیل

وہ خصائص اور خصائل سن کے متأثر ہُوا
جس نے بھی سرکارِ والا ﷺ کا سنا ذکرِ جمیل

کھا کے قسمیں ان کی جاں کی، ان کے شہرِ پاک کی
کر رہا ہے کیسا قرآں میں خدا ذکرِ جمیل

حُوریانِ جنّتُ الفردوس کا یہ ورد ہے
قدسیانِ عرش کی بھی ہے صدا ذکرِ جمیل

ان پہ رہتی ہے ہمیشہ رحمتِ حق مُلتفت
جو کیا کرتے ہیں آقا ﷺ کا سدا ذکرِ جمیل

تو اگر رقصِ مسرّت دیکھنا چاہے مرا
چھیڑ دے اے دوست! آقا ﷺ کا ذرا ذکرِ جمیل

سرورِ کون و مکاں ﷺ کا کر رہے ہیں روز و شب
کیا زبانِ حال سے ارض و سما ذکرِ جمیل

ذکرِ شہرِ پاکِ طیبہ کو کہو ذکرِ حسیں
ہے مدیحِ پاکِ شاہِ دوسرا ﷺ ذکرِ جمیل

جب حقائق آشنائی ہے تو پھر حق ہے یہی
صرف دنیا میں ہے ذکرِ مصطفیٰ ﷺ ذکرِ جمیل

ممتحن منکر نکیر آئے اُسی دم وجد میں
قبر میں سرور ﷺ کا جب میں نے کیا ذکرِ جمیل

سامنے میزانِ محشر کے وہ تھا محمودؔ ہی
وہ جو کرتا ہی گیا سرکار ﷺ کا ذکرِ جمیل



ورقِ نعت

اشکوں میں لہو دل کا بہا میری طرف سے
تب پیش ہُوا حرفِ ثنا میری طرف سے

سرکار ﷺ کی جانب سے معافی ہے عطا ہے
اور معصیت و جرم و خطا میری طرف سے

لب نعت کی خواہش میں جو مَیں کھولنا چاہوں
بول اُٹھیں نہ کیوں ارض و سما میری طرف سے

مَیں ان ﷺ پہ درود اس لیے پڑھتا ہوں شب و روز
حق کوئی تو ہو جائے ادا میری طرف سے

سرکار ﷺ کی عظمت ہو کہ ہو حرمتِ طیبہ
تسلیم ہے بے چُون و چرا میری طرف سے

رُخ جُودِ پیمبر ﷺ کا ہُوا میری طرف کو
کشکولِ عقیدت جو بڑھا میری طرف سے

محشر میں فرشتے جو سوالات کریں گے
بول اٹھیں گے محبوبِ خدا ﷺ میری طرف سے

الطاف و عنایات کریں گے مرے سرور ﷺ
اٹھی جو "اَغِثْنِیْ" کی صدا میری طرف سے

ممکن ہی نہیں، اس میں سوا نعت کے، کچھ ہو
مجموعہ جو آتا ہے نیا میری طرف سے

ہر وقت جو ہے ان کی توجّہ مجھے حاصل
ہے مدحِ نبی ﷺ صبح و مسا میری طرف سے

مشکل میں ہے، اُمت کی مدد کیجیے آقا ﷺ ۴
پہنچائے گزارش یہ صبا میری طرف سے

مَیں نعت ہمہ وقت جو محمودؔ کہوں بھی ۵
ہو جائے گا کیا فرض ادا میری طرف سے؟



ورقِ نعت

لب دل سے محبت کی جو اک لے سی نکلتی ہے
زباں پر آ کے وہ اشعار نعتوں کے، اگلتی ہے

وفورِ رنج و غم سے غم زدہ لوگو! نہ گھبراؤ
نبی ﷺ کا نام لینے سے، بلا ہر ایک ٹلتی ہے

جہاں کے سارے اندھیارے تمھارا کیا بگاڑیں گے
جو دل میں عشقِ سرکارِ جہاں ﷺ کی شمع جلتی ہے

رضا سرور ﷺ کی پا کر فیصلے کرتا ہے خالق بھی
وہ تیور دیکھ کر تقدیر اپنا رُخ بدلتی ہے

تمازتِ عشقِ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ہے وہ جس سے
زمانے کے علائق کی ہر اک زنجیر گلتی ہے

مرے بارے میں اتنی بات غم خواروں پہ روشن ہے
طبیعت میری بس ذکرِ مدینہ سے بہلتی ہے

مبارک ہو تمھیں اے رہ نوردانِ رہِ طیبہ
یہی ہے راہ جو جنت کو سیدھی جا نکلتی ہے

رہِ نعتِ پیمبر ﷺ میں پھسلنا میرا ناممکن
اگرچہ دنیا روزانہ نئی اک چال چلتی ہے

مجھے دیکھو کہ طیبہ کی طرف جاتے ہوئے لوگو
قدم اٹھتے ہیں اور تقدیر میرے ساتھ چلتی ہے

مجھے آئے ہوئے طیبہ سے جب کچھ روز ہو جائیں
تمنا حاضری کی پھر سے سینے میں مچلتی ہے

میں مدحِ مصطفیٰ صَلِّ علیٰ میں صبح کرتا ہوں
درودِ پاک کی مشغولیت میں شام ڈھلتی ہے

مقام و عظمتِ سرکارِ عالم ﷺ سے جو کمتر ہو
قسم ہے، مجھ کو محمودؔ ایسی ہر اک بات کھلتی ہے



ورقِ نعت

درِ سرکار ﷺ کی دیکھوں تجلّی ایک لمحے کو
اگر ہو جائے عزرائیل راضی ایک لمحے کو

خداوندِ مکاں و لامکاں نے صاد فرمایا
دکھائی جب کہیں آقا ﷺ نے مرضی ایک لمحے کو

مجھے ٹھہرایا میرے عجز نے، مصداق رحمت کا
نہیں آئی ہے شعروں میں تعلّی ایک لمحے کو

میں طے کرتا ہوں اک دم میں مسافت چودہ صدیوں کی
مدینے کا خیال آتا ہے جب بھی ایک لمحے کو

مجھے کعبے سے طیبہ لے کے پہنچے گی تصوّر میں
وہاں جو یاد آئے گی نبی ﷺ کی ایک لمحے کو

جو عبدِ مصطفیٰ ﷺ ہے، اس کی ہو تذلیل، کیا معنیٰ
کبھی ہونے نہ دی آقا ﷺ نے سبکی ایک لمحے کو

ہزاروں سال فردوسِ بریں کے، پا لیے ہم نے
ہمیں جو دی پیمبر ﷺ نے تسلّی ایک لمحے کو

لیا نامِ نبی ﷺ تو ناخدائی خود خدا نے کی
اگر ڈولی بھنور میں میری کشتی ایک لمحے کو

جو تم جاؤ مدینے تو مجھے بھی ساتھ لے لینا
مجھے چاہو تو سمجھو تم طفیلی ایک لمحے کو

کچھ اتنی الفتِ سرور ﷺ کی دولت میں نے پائی ہے
نہیں یہ ختم ہوتی میری پونجی ایک لمحے کو

عطا کرتے ہیں آقا ﷺ سرخروئی اپنی نعتوں سے
جو چہرے پر کہیں آ جائے زردی ایک لمحے کو

ثنا گسترِ رسولِ پاک ﷺ کا محمودؔ ہوں، مجھ کو
پریشانی کبھی آئی تو وقتی، ایک لمحے کو



ورقِ نعت

زباں میری، خدا کی ترجماں ہے ایک مدت سے
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں شادماں ہے ایک مدت سے

قدومِ پاکِ سرور ﷺ سے زمیں نے وہ شرف پایا
کہ آگے سرخمیدہ آسماں ہے ایک مدت سے

مجھے موت آئے گی شہرِ حبیبِ ربِّ عالم ﷺ میں
مرے دل میں یہ اک جذبہ جواں ہے ایک مدت سے

کبھی فرمائیں گے آقا ﷺ قدم رنجہ یہاں پھر بھی
اسی اُمّید پر خوش کہکشاں ہے ایک مدت سے

رہِ سرکارِ والا ﷺ پر نہ چلنے کا نتیجہ ہے
سرِ ملّت اگر بے سائباں ہے ایک مدت سے

کرم فرمایئے اک بار پھر محمودؔ کے آقا ﷺ
نظامِ جبر و ظلمت حکمراں ہے ایک مدت سے



2

ورفعنا لک ذکرک

خدا نے جب سے کیا آشنا مدینے سے
کرم مدینے سے پایا، عطا مدینے سے

طلب کرو جو بصدق و صفا مدینے سے
تو پاؤ دانش و فہم و ذکا مدینے سے

نہ ہونا مدحِ رسولِ کریم ﷺ سے غافل
پیام آتا ہے صبح و مسا مدینے سے

مدینہ دارِ شفا ہے، مدینہ دارِ قرار
ہر اک مَرَض کی ملے گی دوا مدینے سے

اُسی سے سارے جہاں کے چمن معطر ہیں
جو عطر لائی ہے بادِ صبا مدینے سے

تمام کھیتیاں شاداب کیوں نہ ہو جاتیں
اُٹھی ہے لطف و کرم کی گھٹا مدینے سے

کہیں سے اور نہ اپنائیت کی بُو آئی
ملا تو ہم کو ملا اعتنا مدینے سے

ہمارا کچھ نہ بگاڑا تمازتوں نے کبھی
ملی ہیں ٹھنڈکیں ایسی سدا مدینے سے

جو چشمِ ہوش سے دیکھا تو یہ ہُوا معلوم
کہ ہر بھلے کی ہوئی ابتدا مدینے سے

بقیعِ پاک میں تدفین کی تمنا ہے
''مدینے لا کے، نہ لائے خدا مدینے سے''

سیاہ پوش ہُوا ہجر کے سبب محمودؔ
رہا جو کعبۂ خالق جُدا مدینے سے

مَیں کس لیے محمودؔ اور در دیکھوں
مجھے حضور ﷺ نے سب کچھ دیا مدینے سے



ورقِ نعت

مجھے تو پاس بُلائے خدا مدینے سے
"مدینے لا کے، نہ لائے خدا مدینے سے"

یہی تو "قُلْ" کے غوامض کا اصل غامض ہے
کہ بات اپنی سنائے خدا مدینے سے

یہ دھر کے فرق پہ دستارِ قُبّۂ اخضر
زمیں کا وقر بڑھائے خدا مدینے سے

کرم کرے جو کسی رہروِ طریقت پر
تو راہِ کعبہ دکھائے خدا مدینے سے

ہزار خوب ہوں جنت کے باغ، پر رضواں
مجھے بُلا نہ برائے خدا مدینے سے

کسی کو ویسے تو محمودؔ ہو نہیں سکتی
ہوئی تو ہو گی لقائے خدا مدینے سے



ورقِ نعت

نہ ہو جو بُعد حُسُد، بُغض اور کینے سے
تو مت لگاؤ کبھی جالیوں کو سینے سے

فضائے طیبۂ اقدس میں جو میسّر ہو
ہزار درجہ ہے اچھی وہ موت، جینے سے

نمونہ دیکھو صحابہؓ کا اور خالق کا
کرو جو مدحِ پیمبر ﷺ تو اس قرینے سے

مَیں دسیوں ایسے مریضوں کو جانتا ہوں، جنھیں
شفا ملی ہے تو آبِ مدینہ پینے سے

بزیرِ سایۂ داتاؒ نشست نعتیہ
شروع ہو گئی شوّال کے مہینے سے

مری بھی ہے جو ہے سیمابؔ کی دُعا محمودؔ
"مدینے لا کے، نہ لائے خدا مدینے سے"



وردِ نعت

وہ چہرہ نہ کیوں لائقِ توصیف و ثنا ہو
جو گردِ رہِ شہرِ پیمبر ﷺ سے اَٹا ہو

کیوں مَیں نے نہ فی الفور درود اُن پہ پڑھا ہو
جب نام پیمبر ﷺ کا لیا ہو یا سُنا ہو

کر پاؤ گے تب مہرِ رسالت سے تمتّع
کچھ روشنیٔ عجز ہو، کچھ نورِ وفا ہو

جا پہنچا جو قدمینِ پیمبر ﷺ میں مؤدّب
کیونکر نہ ترے زیرِ قدم ظلِّ ھُما ہو

تحویل ہو قبلے کی نہ فی الفور تو کیسے
جب پیشِ نظر رب کے، پیمبر ﷺ کی رِضا ہو

پھر پھولے پھلے مَنفعَتِ قلب کی کھیتی
گر نشو و نما کے لیے طیبہ کی ہَوا ہو

ہنگامۂ محشر میں نگوں سر وہ رہے گا
سر جس کا نہ دربارِ پیمبر ﷺ میں جھکا ہو

اس شخص کے ایمان کا کیا کھوج لگاؤں
جو مکّے گیا اور مدینے نہ گیا ہو

داروغۂ جنت اسے خود راستا دے دے
جس شخص نے نام ان ﷺ کا محبت سے لیا ہو

ناعت جو بڑی شان سے جنت کی طرف جائے
دربان جہنم کا اسے دیکھ رہا ہو

سرکار ﷺ ہے یہ دھجّیاں اعمال کی اوڑھے
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

محمودؔ کرے مدحِ نبی ﷺ تا دمِ آخر
صد شکر جو یہ لوحِ مقدّر پہ لکھا ہو



ورقِ نعت

تحریر بہ اندازۂ تاثیر عطا ہو
سرکار ﷺ! مہِ اُنس کی تنویر عطا ہو

خواہش ہے کہ نکبت سے نہ ناتا رہے باقی
سرکار ﷺ! کوئی خواب کی تعبیر عطا ہو

مل جائے اگر علم احادیثِ نبی ﷺ کا
گویا کہ تجھے نسخۂ اکسیر عطا ہو

سرکارِ دو عالم ﷺ کے گھرانے کے علاوہ
کوئی ہے جسے آیۂ تطہیر عطا ہو

بے وقر و زبوں حال و برہنہ ہے یہ آقا ﷺ
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

رب صاد کرے اور ہوں مسرور پیمبر ﷺ
محمودؔ کو وہ نُدرتِ تحریر عطا ہو



ورقِ نعت

بے وقر ہیں ہم، حُجّتِ توقیر عطا ہو
محبوبِ خدا ﷺ! راحتِ توقیر عطا ہو

حیثیتِ ملت ہی نہیں کوئی مُلک میں
سرکار ﷺ! کوئی صورتِ توقیر عطا ہو

چھٹکارا ملے عادتِ دریوزہ گری سے
اِس طرح صلاحیّتِ توقیر عطا ہو

ہر لحظہ ہے ذلّت میں بھی کیفیّتِ شدّت
کوئی تو ہمیں ساعتِ توقیر عطا ہو

مدت سے ہے یہ خوار و زبوں اے مرے آقا ﷺ!
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

محمودؔ ہمارے بھی یہ حالات بدل جائیں
آقا ﷺ سے اگر رغبتِ توقیر عطا ہو



ورقِ نعت

اے شاہِ عرب ﷺ خلعتِ توقیر عطا ہو
ہے حُسنِ طلب، خلعتِ توقیر عطا ہو

سرکار ﷺ وقار آپ نے انسان کو بخشا
"اُمت کو بھی اب خلعتِ توقیر عطا ہو"

ہم چیتھڑے اوڑھے ہیں غم و رنج و تعب کے
سامانِ طرب خلعتِ توقیر عطا ہو

ملبوسِ ضلالت میں ہیں لپٹے ہوئے کب سے
ہو جنبشِ لب! خلعتِ توقیر عطا ہو

ہم قعرِ مذلّت میں ہیں، بے پیرہنی ہے
پیغمبرِ رب ﷺ! خلعتِ توقیر عطا ہو

اقوامِ زمانہ میں نہیں عزتِ مسلم
کیا جانیے، کب خلعتِ توقیر عطا ہو



ورقِ نعت

تھامے ہوئے سرکار ﷺ کا داماں مرے ماں باپ
محشر میں بھی ہیں خندہ و فرحاں مرے ماں باپ

تعلیمِ پیمبر ﷺ کی کرامت سے رہے ہیں
اخلاص کے، ایثار کے عنواں مرے ماں باپ

یوں الفتِ سرور ﷺ کا سبق مجھ کو پڑھایا
تھے بخششِ اولاد کے خواہاں مرے ماں باپ

ہوتا تھا فقط اس کا سبب یادِ پیمبر ﷺ
ہوتے تھے کسی وقت جو گریاں مرے ماں باپ

مَیں نے جو کہی نعت تو محسوس ہُوا ہے
ہیں ساکنِ باغیچۂ رضواں مرے ماں باپ

یہ تربیت اُن کی ہے کہ محمودؔ ہے ناعت
آقائے جہاں ﷺ! آپ پہ قرباں مرے ماں باپ"



ورقِ نعت

لمسِ لب جب اُس کو سرور ﷺ کا میسّر ہو گیا
محترم تا حشر ہم کو ایک پتّھر ہو گیا

گنبدِ اَخضر پہ جب پہلی نظر میری پڑی
آنکھ کی پُتلی پہ کندہ سارا منظر ہو گیا

ذکر جو گَردِ مدینہ کا سخنور نے کیا
وہ عروسِ شعر کے ماتھے کا جھومر ہو گیا

رَم ہواہے اشہبِ تخیل طیبہ کی طرف
سوچ کا یہ منفرِد انداز' رہبر ہو گیا

قابلِ اَسنادِ بخشش بے گماں وہ سب ہوئے
عشقِ سرور ﷺ کا سبق جس جس کو ازبر ہو گیا

گوشۂ چشمِ عقیدت باوضو ہونے لگا
ابرِ الطافِ نبی ﷺ جب سایہ گُستر ہو گیا

پڑ گئی تھی جانے کب اس پر شفاعت کی نظر
جانے کب غائب مرے عصیاں کا دفتر ہو گیا

راز کیسے اہلِ تحقیق و تفحُّص پر کھلے
اُستنِ حنّانہ آخر گویا کیونکر ہو گیا

کیا نہیں صورت گری کے فن کا یہ اوجِ کمال
"عکس خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

پردۂ الفت میں آپ آئینہ گر آئینہ تھا
"عکس خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

قربتِ قوسین و واوَین شبِ معراج سے
"عکس خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا

زمزمہ پیرائی کی جب حشر میں محمودؔ نے
جلسہ نعتِ نبی ﷺ میدانِ محشر ہو گیا



ورقِ نعت

بے ہنر، بے علم مجھ سا، نعت گستر ہو گیا
پست قامت ہر طرح سے تھا، قد آور ہو گیا

بعثتِ سرور ﷺ ہوئی اَحوال کی اِصلاح کو
حال جب دنیائے آب و گِل کا ابتر ہو گیا

یوں عنایاتِ پیمبر ﷺ مجھ کو مستحضر رہیں
خدمتِ آقا ﷺ میں میرا پیش محضر ہو گیا

کثرتِ تذکارِ نورِ مصطفیٰ ﷺ کا فیض ہے
زندگی کا ایک اک لمحہ منور ہو گیا

خاکِ شہرِ آقا و مولا ﷺ ہے جنت در کنار
قطرۂ آبِ مدینہ رشکِ کوثر ہو گیا

جو کبھی چُوکا نہ بابِ وقرِ سرور ﷺ میں رشیدؔ
سب ملائک کی نظر میں وہ مُوقّر ہو گیا



ورقِ نعت

مظہرِ نورِ ازل، نورِ ازل میں کھو گیا
"عکس خود عکّاس کے جلووں کا پیکر ہو گیا"

فکر کی منقار میں لایا گُلِ مدحِ نبی ﷺ
طائرِ تخییل میرا جب بھی طیبہ کو گیا

ابرِ الطافِ رسولُ اللہ ﷺ کے فیضان سے
داغ ہائے معصیت، اشکِ خجالت دھو گیا

آنکھ جب کھولی تو ہم طیبہ سے کوسوں دور تھے
ہو گئے بیدار تو کیا، جب مقدر سو گیا

جب محبت کم ہوئی سرکار ﷺ سے تو روح تک
خواہشاتِ نفسِ اَمّارہ کا پھیلاؤ گیا

مشغلہ محمودؔ آقا ﷺ پر درودِ پاک کا
مزرعِ افکار میں تخمِ ارادت بو گیا



ورقِ نعت

ہو پس منظر میں جس کے عرش، جنت پیش منظر میں
اک ایسا شہر بھی دیکھا ہے ہم نے ہفت کشور میں

کیا ہے رہنما اس نے جو قاموسِ محبت کو
مفاہیم و معانی ہیں کئی حرفِ ثنا گر میں

سحابِ لطفِ سرور ﷺ نے مجھے سیراب کر ڈالا
عقیدت کی چمک دیکھی جونہی آنکھوں کے گوہر میں

مجھے جب کوچہ ہائے شہرِ طیبہ یاد آتے ہیں
میں خلوت کے مزے لیتا ہوں ایسے میں بھرے گھر میں

ہمارے واسطے ان کو نمونہ حق نے ٹھہرایا
صفاتِ عالیہ جو ہیں صفاتِ حق کے مظہر میں

درِ سرکار ﷺ پر سر کو جھکانا سرفرازی ہے
بلندی ہفت افلاکِ جہاں کی ہے جھکے سر میں

بہنگامِ قیامت تم گنہگارو! نہ گھبراؤ
قلم دانِ شفاعت پاؤ گے سرکار ﷺ کے بَر میں

ازل سے میرے آقا ﷺ مرکزِ رُشد و ہدایت تھے
''نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''

مقامِ مصطفیٰ ﷺ کی عظمتوں کا یہ تسلسُل ہے
''نہاں ہیں ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''

ہیں مدّاحِ نبی ﷺ اَجداد بھی، اولاد بھی، مَیں بھی
''نہاں ہیں ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں''

یقیں ہے مجھ کو میری عاقبت محمود ہو جائے
کہیں آ جاؤں جو چشمِ کرم فرمائے سرور ﷺ میں

تسلُّط ہے یہاں دانائیِ نعتِ پیمبر ﷺ کا
کوئی سودا سما سکتا نہیں محمود کے سر میں

ورقِ نعت

کیفیت حقیقت تک آ گئی فسانے سے
کیا پلٹ گئی کایا مصطفیٰ ﷺ کے آنے سے

ہم رسولِ اکرم ﷺ کے کیوں نہ ہوں ثنا گُستر
ہم کو مل گیا سب کچھ ان کے آستانے سے

آنکھ پھیر لی ہم نے، ہاتھ اُٹھا لیا ہم نے
غیرِ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ اپنا دل لگانے سے

فرد جس کے سارے ہیں جُود و بذل میں یکتا
نسبتِ غلامی ہے مجھ کو اُس گھرانے سے

دیکھا اپنے آقا ﷺ کو قبر میں پہنچتے ہی
دید کی ملی دولت موت کے بہانے سے

اُٹھ گئی مری جانب چشمِ لطف سرور ﷺ کی
دوستو! بہت پہلے حالِ دل سنانے سے



ورقِ نعت

خوش ہو سرکار ﷺ کے تشریف یہاں لانے سے؟
اپنے ایمان کو جانچو اسی پیمانے سے

کیسے ممکن تھا، خدا اپنی سمجھ میں آتا
ہم نے تسلیم کیا آپ ﷺ کے فرمانے سے

جن کی آنکھوں میں سمایا ہے دیارِ سرور ﷺ
کیا بہل جائیں گے رضوان کے بہلانے سے

رُستگاری مرے اللہ ملے گی کب تک
دوریٔ طیبۂ سرکار ﷺ کا غم کھانے سے

عشقِ سرکار ﷺ کی گرمی کی قسم ہے تجھ کو
سیکھ جاں دینے کے انداز تو پروانے سے

جائے محمودؔ پیمبر ﷺ سے خدا کو پوچھے
عاجزؔ آ جائے جو خالق کا نشاں پانے سے



فرمائے گا خدا بھی تری التجا قبول
ہو جائے گر بہ بارگہِ مصطفیٰ ﷺ قبول

پہلے بھی اور بعد میں بھی جب پڑھا درود
آخر نہ کیسے ہو گی ہماری دعا قبول

صُفّہ پہ ہُوں تو چھوڑ دے قالب کو میری روح
دل سے مجھے جو ہے تو ہے ایسی قضا قبول

بس وہ رکھیں نہ دوریٔ شہرِ نبی ﷺ کی ہو
عاصی ہوں، یوں تو ہے مجھے ہر اک سزا قبول

ہو گا عطا قبالۂ جنّت نہ کیوں مجھے
کر لے گا جب سفارشِ سرور ﷺ خدا قبول

سرکار ﷺ کے تحفُّظِ ناموس کے لیے
محمودؔ مجھ کو دل سے ہیں رنج و بلا قبول



پسند کرتا ہے، لگتا ہے، میرا رب مجھ کو
دیا جو ذوقِ ثنائے شہِ عرب ﷺ مجھ کو
مِرے حضور ﷺ کی مجھ پر جو چشمِ لطف رہی
کسی بھی شے کی رہی ہی نہیں طلب مجھ کو
اسی لیے تو ہے حاصل مجھے سکون و قرار
نظر میں رکھتے ہیں میرے حبیبِ رب ﷺ مجھ کو

............ق............

نہ عِلم ہے مجھے سرکار ﷺ کے مراتب کا
نہ بات کرنے کا آتا ہے کوئی ڈھب مجھ کو
مگر میں پھر بھی مدیحِ حضور ﷺ کرتا ہوں
کہ رب نے دے دیا اذنِ شگفتِ لب مجھ کو
یہی تو کرتا ہوں ہر سال میں دعا محمودؔ
رکھے مدینے میں اللہ باادب مجھ کو



جو نام آقا و مولا ﷺ کا ہو غلام کے ساتھ
ملے گی مغفرت اُس کو اِس التزام کے ساتھ

فرشتے اس کا بہت احترام کرتے ہیں
جو نام لیتا ہے سرور ﷺ کا احترام کے ساتھ

خصائص ان کے ہزاروں ہیں' ان میں ایک یہ ہے
نہیں پکارا انھیں رب نے' ان کے نام کے ساتھ

شرف یہ مسجدِ اُقصیٰ کو مل گیا کہ یہاں
نماز نبیوںؑ نے کی ہے ادا امام کے ساتھ

تقاضا حکمِ خدائے عظیم کا ہے یہی
درود بھیجئے حضور ﷺ پر سلام کے ساتھ

حضور ﷺ آئے ہیں دنیائے آب و گِل میں رشیدؔ
ہمارے واسطے اللہ کے پیام کے ساتھ



کرتی ہے آج نعت رقم میری چشمِ نم
رکھتی ہے چاہتوں کا بھرم میری چشمِ نم

یادِ نبی ﷺ کا منبع و مصدر ہے میرا دل
ذکرِ نبی ﷺ کا جاہ و حشم میری چشمِ نم

فرماتے ہیں وفورِ عنایت سے فیض یاب
جب دیکھتے ہیں شاہِ اُمم ﷺ میری چشمِ نم

احساں شناسیوں کے سحابِ خلوص میں
مانے نہ کیوں نبی ﷺ کا کرم میری چشمِ نم

ہیں منقبت سرائے نبی ﷺ میری روح و جاں
اور مدح گو بجائے قلم میری چشمِ نم

پہنچائے گی ترشُّح لطفِ رسول ﷺ میں
محمودؔ تا بہ باغِ ارم میری چشمِ نم



ورقِ نعت

جس کو آقا ﷺ پہ اعتماد رہا
زندگی بھر وہ شخص شاد رہا

وہ بھی بخت لوگ ہیں بے شک
جن کو لطفِ حضور ﷺ یاد رہا

سائباں رحمتِ نبی ﷺ کا تھا
جس میں مجھ سا بھی کم سواد رہا

مجھ پہ لطفِ حضور ﷺ تھا ہر دم
فضلِ رب اس پہ مستزاد رہا

شکلِ صلِ علیٰ میں یاروں سے
بزمِ الفت کا انعقاد رہا

میں نے جب بھی قلم اٹھایا ہے
شعر میں نعت کا مواد رہا

میری خوش بختیوں کا کیا کہنا
نعت پر کبریا کا صاد رہا

کون اس در سے نامراد گیا
میں بھی طیبہ میں بامراد رہا

اس کا باعث تھی ہستئ سرور ﷺ
جو صحابہؓ میں اتحاد رہا

حکمِ آقا ﷺ کے باوجود اپنے
قول اور فعل میں تضاد رہا

کیا محبت نبی ﷺ سے، جب مجھ کو
اپنے بھائی سے بھی عناد رہا

صبح و شب التفاتِ سرور ﷺ پر
میرا محمودؔ اعتقاد رہا



ورقِ نعت

شدّتِ حدّت میں آنکھوں کی نمی کام آ گئی
پیشِ سرور ﷺ حشر میں شرمندگی کام آ گئی

باادب رہنے سے آقا ﷺ کا کرم بے حد ہُوا
اس درِ فیض و عطا پر عاجزی کام آ گئی

رازِ وحدانیّتِ خلّاقِ عالَم کھل گیا
کیا مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے آگہی کام آ گئی

ہم نے دینا چاہا جب ختمِ نُبوّت کا ثبوت
آیہ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ کام آ گئی

مجھ کو بُلوا ہی لیا سرکار ﷺ نے دربار میں
''حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی''

اس میں پھرتے پھرتے حاصل ہو گئی خُلدِ بریں
معصیت کاروں کو طَیبہ کی گلی کام آ گئی

شوکت و اجلال محبوبِ خدا ﷺ کے سامنے
چشمِ نم کی بات، لب کی خامشی کام آ گئی

فردِ فیّاضی میں جس گھر کے سبھی افراد تھے
اُس گھرانے سے مری وابستگی کام آ گئی

دیکھتے ہی اس کو، اُٹھی چشمِ اَلطاف و کرم
فردِ اعمال اپنی کیسی ہی سہی، کام آ گئی

رُستگاری کی کوئی صورت نہ جب باقی رہی
حشر کے ہنگام میں نعتِ نبی ﷺ کام آ گئی

رقص کرتے حشر میں عاصی یہ گاتے جائیں گے
رحمتِ محبوبِ رب ﷺ کام آ گئی، کام آ گئی

نعت گو محمودؔ سُوئے خُلد جب ہو گا رواں
سب پکار اُٹھیں گے، اِس کی شاعری کام آ گئی



ورقِ نعت

لطف جب سرکار ﷺ کی نظرِ کرم فرما گئی
لے کے مجھ کو ساتھ سُوئے طیبہ و بطحا گئی

شدّت الفت کی، مدینے تک مجھے پہنچا گئی
''حد سے گزری تو مری آشفتگی کام آ گئی''

چیتھڑوں میں ڈھل چکا تھا اپنا ملبوسِ عمل
رحمتِ سرکار ﷺ خلعت عفو کی پہنا گئی

حدّتِ تکفیر سے بنجر زمیں جب تپ اُٹھی
تو گھٹا سرکار ﷺ کی رحمت کی ہر سُو چھا گئی

واپسی پر برکتوں کا ساتھ تھا جمِّ غفیر
جب تمنّا روضۂ سرکار ﷺ تک تنہا گئی

اے مدینے کی زمینِ پاک! مجھ کو ڈھانپ لے
محبس قالب میں اب تو روح بھی گھبرا گئی

عرض عاصی کی، شفاعت کی عنایت کے لیے
لمحۂ موجود سے تا لمحۂ فردا گئی

راہ میں اس کو سہارا رحمتِ رب نے دیا
جب گزارش میری سُوئے آقا و مولا ﷺ گئی

رشک و حیرت سے انھیں زُہّاد سب تکنے لگے
عاصیوں کو رحمتِ سرکار ﷺ جب اپنا گئی

بارہا طیبہ گیا ہوں، پر وہاں کیا دیکھتا
جب نگہ اُٹھی سُوئے روضہ، نظر دھندلا گئی

غور سے سن لو کہ یہ فرمودۂ سرکار ﷺ ہے
جس نے دنیا پائی، اُس کے ہاتھ سے عقبیٰ گئی

واسطہ جب میں نے محمودؔ اپنے آقا ﷺ کا دیا
خاک سے میری دعا تا عالمِ بالا گئی



کر لے جو رقم نعتِ نبی ﷺ دیدۂ نم خود
طیبہ سے اُمڈ آئے گا اک ابرِ کرم خود

جس شخص کو ہے ان سے محبّت کا تعلّق
لے جائیں گے جنّت میں اُسے شاہِ اُمم ﷺ خود

موسوم وہ کرتا ہے کہ سرور ﷺ کا خدا ہوں
کھائی ہو جو خالق کو کبھی اپنی قسم خود

نُصرت وہ طلب کرتے بھی ہیں یا نہیں کرتے
کرتے ہیں گنہگاروں پہ سرکار ﷺ کرم خود

اَحکامِ پیمبر ﷺ پہ عمل جب نہیں اپنا
گویا کہ مُعانِد ہیں اگر اپنے تو ہم خود

یہ مجھ پہ ہے محمودؔ کرم میرے نبی ﷺ کا
طیبہ کی طرف اُٹھتے ہیں ہر سال قدم خود



کوئی حضور ﷺ سا دنیا میں خوش جمال نہیں
وہ بے مثال ہیں، ان کی کوئی مثال نہیں

دَنَا کے قصر سے اعلامیہ ہُوا جاری
عروجِ سرورِ کونین ﷺ کو زوال نہیں

اُحُد کے زخم ہوں یا ہوں شدائدِ طائف
رُخِ رسولِ جہاں ﷺ پہ ذرا ملال نہیں

نہ ملتی طاقتِ گویائی ہی تو اچھا تھا
جو لب پہ مدحتِ محبوبِ ذوالجلال ﷺ نہیں

شریعت اور ہے کیا، اصلِ معرفت کیا ہے
نبی ﷺ کا وصل ہی خالق کا گر وصال نہیں

کہیں تعلّی کا نعتوں میں شائبہ بھی ملا؟
جو شعر میرا ہے، کیا عاجزی پہ دالّ نہیں

میں جا رہا ہوں پیمبر ﷺ کے شہر کو ہر سال
یہ کون کہتا ہے، طاقت مری بحال نہیں

رہِ حبیبِ خدائے عظیم ﷺ پر چل کر
زیاں کا، نقص و ضرر کا کچھ احتمال نہیں

حواری جتنے بھی نبیوںؑ کے تھے، انہیں دیکھو
کہیں صہیبؓ نہیں ہے، کہیں بلالؓ نہیں

نبی ﷺ کا لطف و کرم تجھ پہ ہو تو کیونکر ہو
جو تیرے لب پہ کبھی حرفِ انفعال نہیں

مزا تو جب ہے، عمل میں بھی نعت در آئے
فقط زبان سے اقرار کچھ کمال نہیں

کوئی بھی شخص یہ محمودؔ کہہ نہیں سکتا
کہ میرے شعروں کا مضمون حسبِ حال نہیں



ورقِ نعت

رسولِ پاک ﷺ کا احقر پہ کم نوال نہیں
اگرچہ میرے لبوں پر کوئی سوال نہیں

مرے نبی ﷺ کی، فضائل میں اور شمائل میں
کوئی نظیر نہیں ہے، کوئی مثال نہیں

ہمارا رابطہ ہے چودہ صدیوں پہلے سے
نہیں جو ماضی تو فردا نہیں ہے، حال نہیں

ہمارے واسطے صد احترام کے لائق
صحابہؓ ان ﷺ کے نہیں ہیں کہ ان کی آلؓ نہیں!

نبی ﷺ کے شہر سے دوری کا زخم ہے ایسا
کسی طبیب کے ہاں اس کا اندمال نہیں

کہ ہر جہاں میں ہو شُہرہ مرے پیمبر ﷺ کا
یہی رشیدؔ کیا منشائے ذوالجلال نہیں!



ورقِ نعت

دستِ مدحت سے چھڑا تارِ ربابِ رحمت
کُھل گیا عاصیوں کے واسطے بابِ رحمت

میرے سرکار ﷺ ہیں خلّاقِ دو عالم کے حبیب
سرورِ ہر دو جہاں، حسن مآبِ رحمت

آئے سرور ﷺ تو بہار آئی خزاں والوں پر
پھیل گئی چار طرف بوئے گلابِ رحمت

اس پہ کُھل جائیں گے اَسرار و غوامض کیا کیا
پڑھ کے دیکھے تو کوئی اب بھی کتابِ رحمت

کوئی سوچے تو مفاہیم عجب رکھتا ہے
میرے آقا کے لیے رب کا خطابِ رحمت

اس کی تعبیر مَیں پاؤں گا خدا سے محمودؔ
شہرِ سرکار ﷺ میں دیکھا تھا جو خوابِ رحمت



ورقِ نعت

مقبولِ پیمبر ﷺ جو ہوا اشکِ ندامت
اَمراضِ خطا کی ہے دوا اشکِ ندامت

خوش قسمتی میری ہے کہ سرکار ﷺ نے دیکھا
دامن پہ مرا گرتا ہُوا اشکِ ندامت

پہنچے گا جونہی بارگہِ سرورِ دیں ﷺ میں
بخشے گا عقیدت کو جِلا اشکِ ندامت

آقا ﷺ کی عنایت کا ترشّح ہُوا مجھ پر
جب میری خطاؤں پہ گرا اشکِ ندامت

یہ میرے جرائم پہ پیمبر ﷺ کا کرم ہے
گرتا ہے کہیں یونہی بھلا اشکِ ندامت

محمودؔ مدینے سے اٹھا ابرِ عنایت
کام آیا ہے اس طرح مرا اشکِ ندامت



ورقِ نعت

وقفِ نعت اپنے قلم کو دیکھ کر
خوش ہوئے سرکار ﷺ ہم کو دیکھ کر

سمتِ منزل کا بھی اندازہ ہُوا
آپ ﷺ کے نقشِ قدم کو دیکھ کر

طالبِ طیبہ ہوئے، قرآن میں
شہرِ آقا ﷺ کی قسم کو دکھ کر

روضۂ سرکار ﷺ جب نظروں میں ہے
کیا کروں باغِ ارم کو دیکھ کر

لطف فرما مجھ پہ خالق ہو گیا
میرے آقا ﷺ کے کرم کو دیکھ کر

طبعِ پیمبر ﷺ منغّص ہو گئی
مبتلائے رنج ہم کو دیکھ کر

عاصیوں کو سُوجھا رقصِ انبساط
حشر میں شاہِ اُمم ﷺ کو دیکھ کر

میرے آقا ﷺ کا بڑھا لطف و کرم
نیچی نظروں، سر کے خم کو دیکھ کر

کچھ بڑھا دی ہم نے تسبیحِ درود
ہر مسرّت، ہر الم کو دیکھ کر

معرفت رب کی صحابہؓ کو ملی
رُوئے شاہِ محتشم ﷺ کو دیکھ کر

ہم خوشی کے مارے ہوں گے نعرہ زن
حشر میں ان ﷺ کے علَم کو دیکھ کر

بے بصر قبلِ نواسی تھا رشید
ہو گیا بینا حرم کو دیکھ کر



ورقِ نعت

بس اک نگاہِ کرم تاحیات کافی ہے
حضور ﷺ کا یہ مجھے التفات کافی ہے

قبولِ خاطرِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ ہو اگر
تو ایک بات بہت، ایک بات کافی ہے

ثنا کے واسطے، توصیف کے لیے مجھ کو
بس ایک ذاتِ ستودہ صفات کافی ہے

ہے نعتِ پاک بہت حسنِ عاقبت کے لیے
برائے مغفرت وردِ صلوٰۃ کافی ہے

دُہائی دوں سرِ محشر رسولِ اکرم ﷺ کی
مرے لیے یہ برائے نجات کافی ہے

دیارِ سیّدِ سادات ﷺ میں (مدینے میں)
حیات کافی ہے مجھ کو، ممات کافی ہے

نبی ﷺ کے ذکرِ حسیں پر یہ رقص فرمائے
دلِ حزیں کو یہی واردات کافی ہے

حضورِ پاک ﷺ تو محبوبِ رب ہوئے مجھ کو
غلامِ چاکرِ سرور ﷺ کا ساتھ کافی ہے

ملے جو زمزم و آبِ مدینۂ طیّبہ
مرے لیے تو یہ آبِ حیات کافی ہے

مجھے ذخیرۂ الفاظ کے لیے، یارو!
مدیحِ پاکِ نبی ﷺ کی لُغات کافی ہے

جو ہے رسولِ مکرّم ﷺ کا اُسوۂ کامل
وہ وجہِ معرفتِ ممکنات کافی ہے

درود و نعتِ رسولِ کریم ﷺ کو محمودؔ
بہت ہے صبح کا ہنگام، رات کافی ہے



وردِ نعت

دل میں ہے الفتِ سرور ﷺ کا اُجالا موجود
نورِ خورشید و قمر بَر میں ہے گویا موجود

"مَا رَمَیْتَ" آپ ﷺ کے بارے میں جو خالق نے کہا
کوئی دیکھو تو، ہے کیا اِس میں اشارہ موجود

یہ ہمہ وقت جو میں نعت سرا رہتا ہوں
اس میں ہے واقعتاً آپ ﷺ کا ایما موجود

دل کی آنکھوں سے جونہی میں نے نبی ﷺ کو دیکھا
ان کو پایا ہے سرِ عرشِ معلی موجود

رات ہو، دن ہو، کوئی وقت، کوئی موسم ہو
اپنے سرکار ﷺ کی چوکھٹ پہ ہے منگتا موجود

معصیت کارو! ذرا خوف نہ لاؤ دل میں
بخشوانے کو قیامت میں ہیں آقا ﷺ موجود

رب کے بلوانے پہ اک رات نبی ﷺ آئے تھے
آج تک ہے سرِ افلاک یہ چرچا موجود

میری موجودگی ہر سال ضروری ہے یہاں
یوں کہ قسمت کا ہے طَیبہ میں ستارہ موجود

پاس محبوب ﷺ بھی موجود تھا، لیکن پھر بھی
قصرِ قوسین میں خالق رہا تنہا موجود

حشر میں لپکے مری سمت ملائک سارے
"نعت" کا تھا مرے ہاتھوں میں رسالہ موجود

ایک وجود آقا و مولا ﷺ ہی کا ایکسپشن* ہے
اور ہر چیز کا دنیا میں ہے سایہ موجود

نعت محمودؔ کی ایسی نہ کوئی پاؤ گے
شہرِ سرور ﷺ کا نہ ہو جس میں حوالہ موجود



* Exception (استثنا)

راجا رشید محمودؔ کے مجموعہ ہائے نعت

اُردو

1-**وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ** شاعر کا پہلا اُردو مجموعہ نعت جس میں ۲ حمدیں، ۳۷ نعتیں اور ۱۴ مناقب ہیں۔۱۹۷۷ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۹۳ء (۱۳۶ صفحات)

2-**حدیثِ شوق** ۷۸ نعتیں ہیں۔۳۳ ارباب علم و دانش کی آرا بھی شامل ہیں۔۱۹۸۲ء، ۱۹۸۴ء، ۱۹۸۶ء (۱۷۶ صفحات)

3-**منشورِ نعت** پانچ سو اُردو اور ۱۶۰ پنجابی فردیات۔اُردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔۱۹۸۸ء (۱۷۶ صفحات)

4-**سیرتِ منظوم** نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔۱۰۱ قطعات۔(خطاط: محمد یوسف نگینہ) ۱۹۹۲ء (۱۲۸ صفحات)

5-**92** نعتیہ قطعات۔حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی ''محمد'' (ﷺ) کے عدد کی نسبت سے۔دیباچہ بعنوان ''کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر'' (خطاط: جمیل احمد قریشی تنویر رقم مرحوم) ۱۹۹۳ء (۱۱۲ صفحات)

6-**شہرِ کرم** ۱۹۲+ نعتیں، ۱۴۳ فردیات، ۱۷۸ متفرق اشعار اور ۹ قطعات۔دُنیائے شعر میں اپنے موضوع پر پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں مدینہ طیبہ کا ذکر ہے۔۲۰ نادر تصاویر۔۱۹۹۶ء (۱۹۲ صفحات)

7-**مدیحِ سرکار ﷺ** حضور ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ کے حوالے سے ۶۳ نعتیں اور ۶۳ فردیات۔۱۹۹۷ء (۱۴۴ صفحات)

8-**قطعاتِ نعت** ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔۱۹۹۸ء (۱۱۰ صفحات)

9-**حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ** ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات۔دُنیا کا پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے۔۱۹۹۸ء (۱۵۴ صفحات)

10-**مخمّساتِ نعت** دُنیائے نعت میں مخمسات کی ہیئت میں پہلا مجموعہ نعت۔۵۰ خمسے۔بعض میں نئے تجربے بھی کیے گئے ہیں۔۱۹۹۹ء (۱۱۲ صفحات)

11-**تضامینِ نعت** حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کے ۵۳ اشعار نعت پر تضمینیں۔اس حوالے سے اولیت کا حامل مجموعہ۔۲۰۰۰ء (۱۴۴ صفحات)

12-**فردیاتِ نعت** ۵۸۰ فردیات۔اُردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔اس میں ''منشورِ نعت'' والے اشعار شامل نہیں۔۲۰۰۰ء (۱۰۸ صفحات)

13-**کتابِ نعت** ۲۰۰۰ء (۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات

14-**حرفِ نعت** ۵۳ نعتیں (حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی ''احمد'' (ﷺ) کے عدد کی مناسبت سے۔۲۰۰۰ء (۱۱۲ صفحات)

15-**نعت** ۵۳ نعتیں۔ہر شعر میں ''نعت'' کا ذکر۔اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ۔۲۰۰۱ء (۱۱۲ صفحات)

16-**سلامِ ارادت** اس سے پہلے کسی شاعر کا غزل کی ہیئت میں نعتیہ سلاموں کا مجموعہ نہیں آیا۔اولیت کے پرچم کے ساتھ۔۲۰۰۱ء (۱۰۴ صفحات)

17-**اشعارِ نعت** شاعر کا دوسرا اُردو مجموعہ فردیات (۹۶ صفحات)

18-**اوراقِ نعت** ۵۳ نعتوں کا ایک اور مجموعہ جس کی پانچ نعتیں مدینہ طیبہ میں کہی گئیں۔۲۰۰۲ء (۹۶ صفحات)

پنجابی

1-**نعتاں دی اَلّی** پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس میں حضور ﷺ کے لیے 'تم یا اس' کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس پر (۱۹۸۸ء میں) صدارتی ایوارڈ ملا۔۶۳ نعتیں۔۱۹۸۷ء (۱۴۴ صفحات)

2-**حق دی تائید** نعت و منقبت۔۱۹۵۶ء (۸ صفحات)

3-**ساڈے آقا سائیں ﷺ** ۳۶۸ نعتیہ فردیات۔پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔اس میں ''منشورِ نعت'' کا کوئی شعر شامل نہیں ہے۔۲۰۰۱ء (۹۶ صفحات)

مزید

مجموعہ کلام ''منظومات'' (مطبوعہ ۱۹۹۵ء) میں ۱۹ نعتیں اور بچوں کے لیے نظموں کے مجموعے ''راج دلارے'' (مطبوعہ ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۷ء، ۱۹۹۱ء) میں ایک حمد اور تین نعتیں ہیں۔

☆☆☆☆☆

نعتیہ مجموعوں کے علاوہ

راجا رشید محمود کی دیگر مطبوعات

(1) منظومات (نعتیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵۔ ۱۶۰ صفحات (2) راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱۔ ۹۶ صفحات (3) پاکستان میں نعت (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۳۔ ۲۲۴ صفحات (4) غیر مسلموں کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۴۔ ۴۴۰ صفحات (5) خواتین کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۵۔ ۳۳۶ صفحات (6) نعت کیا ہے؟ ۱۹۹۵۔ ۱۱۲ صفحات (7) اردو شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ جلد اول۔ ۱۹۹۶۔ ۴۰۸ صفحات (8) اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔ جلد دوم۔ ۱۹۹۷۔ ۴۴۰ صفحات (9) مدحِ رسول ﷺ (انتخاب نعت۔ بچوں کیلئے) ۱۹۷۳۔ ۱۹۸ صفحات (10) نعتِ خاتم المرسلین ﷺ (انتخاب) ۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳۔ ۱۶۴ صفحات (11) نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷۔ ۲۷۶ صفحات (12) قلزم رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب۔ ۱۹۸۷۔ ۹۶ صفحات (13) نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ مبسوط مقدمے کے ساتھ) ۱۰۲۷ نعتیہ منظومات۔ ۱۹۹۳۔ بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات (14) نزولِ وحی (تحقیق) ۱۹۹۸۔ ۱۳۲ صفحات (15) شعب ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۱۹۹۹۔ ۲۱۶ صفحات (16) تسخیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ ۱۹۹۳۔ ۲۵۶ صفحات (17) حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ ۱۹۹۵۔ ۲۵۶ صفحات (18) میرے سرکار ﷺ۔ ۱۹۸۷۔ ۱۴۴ صفحات (19) حضور ﷺ اور بچے۔ ۱۹۹۳۔ ۱۱۲ صفحات (20) درود و سلام۔ دس ایڈیشن۔ ۱۲۸ صفحات (21) قرطاسِ محبت۔ ۱۹۹۲۔ ۱۴۴ صفحات (22) میلادِ مصطفیٰ ﷺ۔ ۱۹۹۱۔ ۴۸ صفحات (23) عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت ﷺ۔ ۱۹۹۱۔ ۳۲ صفحات (24) احادیث اور معاشرہ۔ چار ایڈیشن۔ ۱۹۲ صفحات (25) ماں باپ کے حقوق۔ دو ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (26) حمد و نعت۔ ۱۹۸۸۔ ۲۲۴ صفحات (27) میلاد النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸۔ ۳۳۶ صفحات (28) مدینۃ النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸۔ ۲۲۴ صفحات (29) سفرِ سعادت منزلِ محبت۔ ۱۹۹۲۔ ۲۲۴ صفحات (30) دیارِ نور۔ ۱۹۹۵۔ ۱۱۲ صفحات (31) سرزمینِ محبت۔ ۱۹۹۹۔ ۱۱۲ صفحات (32) اقبال و احمد رضا۔ چار ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (33) اقبال قائداعظم اور پاکستان۔ دو ایڈیشن۔ ۱۶۰ صفحات (34) قائداعظم افکار و کردار۔ ۱۹۸۵۔ ۱۶۰ صفحات (35) تحریکِ ہجرت۔ ۱۹۲۰۔ تین ایڈیشن۔ ۶۴ صفحات (36) ترجمہ خصائص الکبریٰ (37) ترجمہ فتوح الغیب (38) ترجمہ تعبیر الرؤیا (39) نظریہ پاکستان اور نصابی کتب۔ ۱۹۷۱۔ ۶۴ صفحات (40) مناقب سید ہجویرؒ (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۲۔ ۷۲ صفحات۔

☆☆☆☆☆